موسمیاتی تبدیلی اور اس کے اثرات: مقاصد شریعت کے تناظر میں ایک علمی جائزہ

Climate Change and interventaion of their catastrophic effects: An evaluation in the light of objectives shariyat

شاہد امین[i] ڈاکٹر محمد نعیم[ii]

Abstract

Allah has sent man to this world for a limited period of time. He has granted man the strength and quality of exploring this charming and beautiful universe .Each and everything has been subdued and brought under subjection for him, so that he may be able to lead an easy and comfortable life on earth .The man has been making his life luminous with new and more inventions but at the same time, these invention have damaged the natural environment greatly which is impressable to a great extent .The man is confronts with a grave challenge of climate changes, this climate change is because of the lustful nature of man .That's why now a days global warming and ozone layer damage are the hot topics of discussion among the scientist and other converned. These problem have been caused by industrial development and scientific inventions .*Maqasad e shariyat* offer its solution by taking the reasonable and measures.It means that, everything which is harmful consequently, will be considered harmful and damaging. *Maqasad e shariyat* embodies (Daroriyat) Necessities (*Hajiyaat)* and emblishment (*Tahseniyaat)* which provide safety to human life. The labor and the damage of man's life is and in addition the character and morals of man are improved and nourished. For industrial growth, it is inevitable that it should not damage the environment and its inhabitants. So all those people, companies and institutes must be banned and be held accountable who enhance the hazards of climate. Due to this not only in the man's own existence but also the production of crops, plants, animals, insects, birds, amphibians and creatures in the water are at risks, so all these elements may be dealt seriously and should be discouraged.

Key Words: Climate Change, interventaion of their catastrophic effects, objectives of shariyat

---

[i] پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا ایک وقت مقررہ کے لیے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کو انسان کی کسمپرسی عزیز نہیں ہے بلکہ اس کی منشا یہی ہے کہ یہ وقت اس کا زمین میں پُرآسائش اور اچھا گزرے، انسان کو اس زمین میں بہت سی ضروریات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسی مقصد کے لیے دنیا میں پیدا کردہ اشیا کو اس کے لیے مسخر کیا گیا ہے اور وہ اس کے ساتھ اِتنی نرمی سے پیش آتی ہیں کہ یہ بنی آدم نباتات سے لے کر جنگل کے درندوں تک کو قابو کرلیتا ہے۔ان مخلوقات کو کو مختلف تدابیر اختیار کر کے اپنے کام میں لگاتا ہے تاکہ یہ ایک اچھی اور آسائش والی زندگی جی سکے۔انہی تدبیرات کو ارتفاقات کا نام دیا گیا ہے، یہ ارتفاقات فطری بھی ہوتی ہیں کہ خالق نے ہر مخلوق کو کچھ نہ کچھ ودیعت کیا ہے،اور اکتسابی بھی ہوتے ہیں یعنی انسان کو فہم کی مدد سے ان اشیاء سے فائدے لینے ہوتے ہیں۔یہ عقل و فہم انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں اسی لیے یہ حیوانات کی طرح صرف طبیعت کے تقاضے پورے نہیں کرتا بلکہ عقلی فائدے کے لیے بھی کام کرتا ہے جیسا کہ اپنے خلاق کی اصلاح کرنا، معاشرے کے لیے اچھی منصوبہ بندی کرنا، ایک فلاحی نظم کو قائم کرنا یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرے میں کچھ ایسے صاحب بصیرت لوگوں کا وجود ضروری ہے جو کہ ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں اور لوگوں کی بھلائی کے لیے عمل اقدامات کریں۔

مقاصد شریعت

مقصد [1] کا مادہ "ق ص د" ہے، یہ مادہ اصل اور میانہ روی پر دلالت کرتا ہے۔اس کی جمع مقاصد آتی ہے۔

حق تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَٱقۡصِدۡ فِي مَشۡيِكَ

"اپنی چال میں اعتدال اختیار کر[2]۔"

لفظ شریعت کے مفہوم و معنی

شریعت درست سمت اور پانی کے گھاٹ کو کہا جاتا ہے،[3] یعنی وہ واضح اور کشادہ راستہ ہے جو انسانوں کو پانی کے مصادر تک پہنچائے شریعت کہلاتا ہے،[4] فرمانِ الٰہی ہے۔

جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً [5]

"ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی۔"

شریعت کی اصطلاحی تحقیق

اصطلاح میں لفظ شریعت کا اطلاق طریقہ، دین اور منہج وغیرہ پر ہوتا ہے ۔ علامہ ابن قیمؒ نے شریعت کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

إِنَّ الشَّرِيعَةَ مَبْنَاهَا وَأَسَاسُهَا عَلَى الْحِكَمِ وَمَصَالِحِ الْعِبَادِ فِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَاد[6]

"شریعت کا منبع اور اصل حکمت اور اانسان کی دنیوی اور اخروری مصلحت پر ہے۔"

شریعت سے مراد ایک ایسا دستور حیات ہے، جس میں وحی اور مذہبی اقدار کی بنیاد پر انفرادی اور اجتماعی نظام حیات کی بنیاد استوار کی جاتی ہے، صرف فرد کی بلکہ پورے معاشرے کی زندگیوں کے لیے عمارت استوار کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس کو لسانی، جغرافیائی حدود قیود سے ہٹ کر نظریہ کو بنیاد پر بناہا جاتا ہے[7]۔

مقاصد شریعت

حق تعالیٰ نے اس زمین پر انسان کو ایک بڑے مقصد کے حصول کے لیے بھیجا ہے۔اس مقصد کے تحفظ کے لیے وقتاً فوقتاً انبیاء کے سلسلے کو جاری فرمایا تا کہ انسان رنگ و بو کے عالمِ دھوکہ میں فریب کا شکار نہ ہوں اور بنیادی کام سے صرف نظر کرتے ہوئے کوتاہی کا مرتکب نہ بنے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَابَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ[8]

"بے شک ہم نے اپنے پیغمبروں رسولوں کو واضح نشانیاں دے کر بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب بھی اُتاری، اور ترازو بھی تا کہ لوگوں کے درمیان انصاف کر سکیں۔"

مقاصد شریعت کی اصطلاحی تعریف

مقاصد شریعت کی تعریفات میں بنیادی نقطہ بندوں کی دنیاوی اور اخروی مفادات کا تحفظ ہے، علماء نے مقاصد شریعت کی تعریف یوں کی ہے:

"مقاصدِ شریعت سے وہ رموز واسرار مراد ہے، جسے شارع نے وضع کر کے ہر حکم کے لیے مصلحتوں اور حکمتوں کو ملحوظ رکھا گیا[9]۔"

یہ تعریف بھی کی گئی ہے:

"مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف ہیں جن کو شریعت نے بندوں کے مفادات کے حصول کے لیے وضع کیا ہے[10]۔"

بندوں کی مصلحتوں کے تحفظ کا نام شریعت ہے:

"مقاصد شریعت کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ شریعت کے احکام میں ملحوظ و مقصود مصلحتوں کا نام مقاصد شریعت ہے[11]۔"

مقاصد شریعة کی انواع واقسام

علامہ شاطبیؒ نے الموافقات" میں مقاصدِ شریعت کو تین بنیادی مصالح میں منقسم کیا ہے۔جو کہ مقاصد ضروریہ، حاجیہ اور تحسینیہ ہیں[12]۔

مقاصد ضروریہ کی وضاحت

دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح کے لیے وہ لازمی اغراض جن پر انسان کی بقا کا مدار ہو جس کی عدم موجودگی میں فساد برپا ہونے کے واضح امکانات موجود ہوں۔

مصالح ضروریہ کے اقسام

مصالح ضروریہ کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جیسے کلیات خمسہ کہا جا سکتا ہے ان میں دین کا تقدم، جان کی حفاظت، عقل کا تحفظ، نسل و نسب کی حفاظت اور تحفظِ مال شامل ہیں[13]۔

مصالحہ حاجیہ

وہ مصالح جن سے نظامِ زندگی میں تنگی و حرج کو دور کیا جاے یعنی وہ رخصتیں اگر انسان کو نہ دی جائیں تو وہ مشقت میں پڑ جائے اور نظام حیات میں خلل واقع ہو[14] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ[15]

"اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتے۔"

آقا علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے:

"تم آسانی کرو، مشکلات کھڑی نہ کرو اور خوش خبری سناؤ، تنفر نہ کرو! [16]"

قرآن و سنت کی روشنی میں فقہاء کرام نے قواعد اور اصول مرتب کیے ہیں:

المشقة تجلب التيسير، الحرج مدفوع اور الضرر يزال"

"اگر کسی حکم کی تعمیل میں اجتماعی طور پر مشقت ہو، اور حرج واقع ہو رہا ہو یا ضرر کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں آسانی اور تخفیف پیدا کر دی جاتی ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے مشقت و تنگی کے پیشِ نظر امت پر آسانی فرماتے ہوئے ان دونوں باتوں کا حکم نہیں دیا۔[17] سفر میں نماز قصر کا حکم روزہ بھی افطار کرنے کی اجازت دینا ، مرض اور پانی کی عدم دستیابی میں تیمم کی اجازت دینا، معاملات میں بیع سلم وغیرہ کی مشروعیت انسانی زندگی سے مشقت کو دور کرنے کے لیے ہیں۔

مصالح تحسینیہ

مقاصد ضروریہ اور حاجیہ کے بعد تیسرا درجہ تحسینیہ کا ہے:

مَا لَا يَرْجِعُ إِلَى ضَرُورَةٍ وَلَا إِلَى حَاجَةٍ وَلَكِنْ يَقَعُ مَوْقِعَ التَّحْسِينِ وَالتَّزْيِين [18]

"یعنی وہ مصالح جن کا شمار نہ تو ضرورت میں ہوتا ہے نہ حاجت میں لیکن تزئین اور تحسین سے متعلق ہیں۔"

وہ اچھی عادات جن کو ہر سلیم الطبع شخص اپنانا پسند کرتا ہے اور ان سے گریز جن کو عقلا ناپسند کیا جاتا ہے[19] ان مقاصد کی روشنی میں ہم موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات کے سد باب کا جائزہ لیں گے۔

کلائمیٹ چینج (Climate Change) کی وضاحت

کلائمیٹ یعنی آب و ہوا سے مراد سورج، زمین، سمندر، ہو، بارش، برف باری، جنگلات اور انسان پر مشتمل ایک نظام ہے جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ موسم کسی بھی فضا میں ہونے والے مظاہر جو کہ قلیل مدت کے لیے

رونما ہوں جب کہ آب وہوا طویل عرصے تک ہونے والی قدرت سر گرمیاں ہیں۔ کلائمیٹ چینج سے مراد آب وہوا میں وقت کے ساتھ مسلسل رونما ہونے والی تبدیلیاں ہیں یہ تبدیلی قدرتی بھی ہیں اور انسانی مداخلت کے نتیجے میں بھی۔ قدرتی تبدیلیوں کے اثرات بہت معمولی ہوتے ہیں لیکن فطری نظام کائنات میں انسانی مداخلت سے آب وہوا میں بڑی نمایاں تبدیلیاں آرہی ہیں۔ جس کے نتیجے میں زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ، موسموں کا تغیر و تبدل اور دیگر ماحولیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اس وقت دنیا کے درجہ حرارت میں ہونے والا اضافہ ماضی کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے اور اس کی بڑی وجہ انسانی مداخلت ہے۔

کلائمیٹ چینج (Climate Change) کو سمجھنے کے لیے ہمیں کرہ ہوائی کی تہوں، اوزون اور گرین ہاوس گیسوں کی اصطلاحات اور اہمیت کو سمجھنا ہوگا۔

کرہ ہوائی کا تعارف اور اس کی اہمیت

حق تعالیٰ نے ہماری زمین کے ارد گرد ایک حفاظتی دیوار یعنی کرہ ہوائی تعمیر فرمایا ہے اور یہ حفاظتی دیوار (کرہ ہوائی) زمین میں آباد مخلوقات کی حیات کا ضامن ہے اس کرہ ہوائی کی اہمیت کو قران مجید کی کئی آیات میں بیان کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا ٱلسَّمَآءَ سَقْفاً مَّحْفُوظاً وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ [20]

"اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنادیا ہے اور یہ لوگ ہیں کہ اس کی نشانیوں سے منہ موڑ رہے ہیں۔"

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ

جس طرح حق تعالیٰ نے زمین میں آباد مخلوقات کی شیاطین سے حفاظت کے لیے اس کو تعمیر فرمایا ہے اسی طرح کرہ ہوائی زمین پر بسنے والی مخلوقات کو ضرر رساں شعاوں اور گیسوں سے بھی بچاتی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

لَقَدْ جَعَلْنَا فِي ٱلسَّمَاءِ بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ [21]

"آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے، ان کو دیکھنے والوں کے لیے مزین کر دیا ہے۔"

بروج سے مراد وہ مضبوط خطے ہیں جن میں ہر خطہ دوسرے خطہ سے مستحکم سرحد کے ذریعے جدا ہے اگرچہ یہ سرحدیں غیر مرئی ہیں لیکن ان کو پار کرنا مشکل ہے اسی لیے ان بروج سے Fortified sphere کا معنی لینا زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ کرہ ہوائی جو تقریبا کئی سو میل تک جاتا ہے اس کی کئی تہیں ہیں پہلی تہ جو کہ زمیں سے سات میل اوپر ہے اسے Troposphere کہتے ہیں اس کے بعد اگلی تہ stratosphere کہتے ہیں اس میں ہوا گردش نہیں کرتی، تیسری اور اہم تہ Mesosphere کہتے ہیں یہ بہت اہم تہ ہے اس میں "اوزون" گیسز ہیں۔ اس کے اوپر چوتھی تہ

Thermosphere کہلاتی ہے قدرت نے اس کے ذمہ یہ کام لگایا ہے کہ یہ ہ سورج سے نکلنے والی ایکسرے اور یو وی ریڈیایشن کو جذب کرتی ہے۔ یہ قدرتی تہیں فضامیں اور سورج سے آنے والی خطرناک گیسوں اور شعاوں کو روکتی ہے۔ یہ کرہ ہوائی ایک حفاظتی دیوار اور آڑ ہے[22]۔

Greenhouse effect کا تعارف

زمین کے درجہ حرارت کو کنڑول کرنے لیے فضامیں ایک تہ موجود ہے جیسے " گرین ہاوس" کہتے ہیں۔ سورج سے آنے والی شعائیں زمین سے ٹکرانے کے بعد جب واپس فضا کی طرف جاتی ہین تو فضا میں گیسسوں کا مجموعہ ہے جو اس گرمی کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے جس کے نتیجے میں زمین گرم رہتی ہے و گرنہ زمین پر برف کی تہ کا جمنا یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں ایک اعتدال موجود ہے یہ گیسسز بھی اتنی موجود ہیں جتنی کہ ضروری ہیں، کارخانوں اور گاڑیوں سے خارج ہونے والی زہریلی گیسس بڑی تعداد میں فضا میں جمع ہو رہی ہیں اور ان کی تہ دن بدن موٹی ہوتی جارہی ہے اس تبدیلی کی وجہ گرین ہاوس متاثر ہو رہا ہے اور اس کو عام طور پر "greenhouse effect" کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں کرہ ارض کے درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے اور اس غیر معمولی اضافے کے لیے گلوبل وارمنگ(global warming) کی اصطلاح استعمال کی جارہی ہے[23]۔

ماحولیاتی تبدیلی کے اہم اسباب

ماحولیاتی تبدیلی کے اسباب میں درج ذیل نمایاں ہیں:

صنعتوں کا پھیلاو

موسمیاتی تبدیلی میں صنعتی انقلاب کا بہت حد تک دخل ہے، صنعتوں سے خارج ہونے والا فضلہ ماحولیاتی آلودگی کی بڑی وجہ ہے ان کارخانوں سے نکلنے والا زہریلی گیسیں نہ صرف انسانوں بلکہ نباتات، حیوانات کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ ان سے نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، کارخانے ٹھوس حالت میں فضلہ پانی میں بہا دیتے ہیں جس سے پانی زہریلا ہو جاتا ہے جس سے ایک طرف آبی مخلوق ہلاک ہو رہی ہے تو دوسری طرف زمین کی ہریالی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ dioxin اور دوسرا زہریلا کیمیائی مرکب ہوا، پانی اور غذا میں شامل ہو کر انسانوں کی جان کا روگ بن رہا ہے۔

ایندھن کا بے جا استعمال

انسان اپنی ضروریات کے لیے روز اول سے ایندھن استعمال کر رہا ہے، لیکن وقت کے ساتھ مختلف آسائشوں اور آلائشوں کے لیے اس کا استعمال زیادہ ہو رہا ہے، آج انسان کوئلے، پٹرول اور گیس کا کثرت سے استعمال کر رہا ہے اور اس سے ہزاروں ٹن بن ڈائی آکسائڈ گیس فضا میں جمع ہو رہی ہے جو ماحولیاتی اآلودگی کا باعث ہیں۔

اسلحہ اور آتشزدگی

ماحولیاتی تبدیلی کی ایک اہم وجہ اسلحہ سازی کی صنعت کا فروغ بھی ہے، طاقت کے حصول اور اس شعبے میں بالادستی قائم کرنے کی دوڑ میں طاقت ور اور ترقی یافتہ ممالک نے جہاں اس دنیا کے امن کو داوپر لگایا ہے وہیں ماحول کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا چکے ہیں، مہلک ایٹمی و کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری اور اس کے استعمال تک ہر مرحلہ ماحول اور انسانیت کو تباہ کر رہا ہے۔ کیونکہ انسان اس ایٹمی توانائی کو بہت کم مثبت سرگرمیوں کے لیے استعمال کر رہا ہے مثلاً ایک کلو یورینیم کے انشقاق سے نو کھرب جولی توانائی کا اخراج ہوتا ہے اگر اس سے بجلی بنائی جائے تو نہ صرف گھریلو سطح پر بلکہ زراعت اور صنعت کے شعبوں میں بھی توانائی کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے جو کہ ملک کی ترقی میں معاون ہو گا لیکن جب اس یورینیم سے ایک ایٹم بم بنایا جاتا ہے تو یہ ایک ہنستے بستے شہروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے[24]۔

جنگلات کی کٹائی

انسان نے اپنی ہوس سے زمین کے حُسن یعنی جنگلات کی سبز چادر کو بھی تار تار کر دیا ہے، یہ جنگلات ماحول کی حفاظت کا سب سے بڑا قدرتی تحفہ ہے، جنگلات کی بے دریغ کٹائی سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ نوٹ کیا جا رہا ہے ااور بارشوں کا نظام بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ایک متوازن ماحول میں tropical forest 13.41 فیصد ہونے چاہیے ہیں جو کہ اس وقت صرف 5.9 فیصد رہ گئے ہیں۔اسی طرح عام جنگلات 36 فیصد سے کم ہو کر 28 فیصد رہ گئے ہیں۔یہ جنگلات نوے فیصد مخلوقات کی قدرتی رہائش گاہیں ہیں۔ قدرت نے ان کے ذمہ دنیا کے ماحولیاتی نظام کو معتدل رکھنے کا کام ہے ہوا کی صفائی، بارشوں کا نظم، طوفانوں کے روک تھام، زمین کی زرخیزی میں بھی ان جنگلات کا اہم کردار ہے۔[25] حق تعالیٰ نے ان جنگلات کو انسانوں کی روزی کا سبب بھی بنایا ہے یہ جنگلات ان کا ذریعہ معاش ہیں اس وقت دنیا میں 6.1 بلین افراد کے معاش کا بلاواسطہ یا بالواسطہ انحصار جنگلات پر ہے۔[26] آج ان جنگلات کو بڑی تیزی سے ختم کیا جا رہا ہے جنگلوات کے رقبے میں سالانہ 5.2 ملین کمی واقع ہو رہی ہے اس حساب سے ایک فٹبال گراونڈ جتنا رقبہ جنگلات ہر سیکنڈ میں کم ہو رہے ہیں[27]۔

ٹریفک کا بہتات

روز بروز انسان سہل پسند ہو رہا ہے اپنے نفس کی تسکین کے لیے عیش و عشرت کے نئے نئے طریقے ایجاد کر رہا ہے۔ ترقی کے نام پر نئی نئی گاڑیاں مارکیٹ میں لائی جا رہی ہیں۔ گاڑیوں کی تعداد میں یہ اضا فہ ماحول کے لیے نقصان دہ ہے کیونکہ ان کی بڑی تعداد پٹرول اور ڈیزل پر چلتی ہے جن سے فضا مسلسل آلودہ ہو رہی ہے اور جوں جوں سڑک پر گاڑیاں بڑھ رہی ہیں صوتی اور فضائی آلودگی بھی بڑھ رہی ہے اور نت نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ایک تحقیق کے مطابق اس وقت دنیا میں 2.1 بلین گاڑیاں سڑکوں پر موجود ہیں، ایک سروے کے مطابق 2016 میں 88.1 ملین گاڑیاں بیچی گئیں جو کہ

گزستہ سال کے مقابلے میں 4.8٪ فیصد زیادہ ہے۔ سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق جو کاربن گاڑیوں سے نکل رہا ہے اس میں 80٪ فیصد کمی کرنے ہی سے ہم Climate Change کے عمل کو متوازن کر سکتے ہیں[28]۔

انسانی زندگی پر موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات

انسان اس زمین کا باسی ہے اور اس میں ہونے والی تبدیلیاں اس پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہیں، موسیاتی تبدلی کے نتیجے میں درجہ حرارت میں اضافہ ہو رہا ہے گرمی کی لہروں کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے، موسم گرمہ طویل ہو رہا ہے اور ہر سال اس میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے کئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، گرم موسم مچھروں کی افزائش نسل کے لیے موزوں ہے اسی لیے اب ملیریا کے ساتھ ڈینگی وائرس وغیرہ بھی عام ہو رہے ہیں۔ بارش کی اللہ تعالی کی رحمت ہے جو زمین میں آباد تمام مخلوقات کے لیے زندگی کی علامت ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ ٱلثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ[29]

"آسمان سے پانی برسایا پھر اس میں تمھارے لیے رزق کے لیے پھل اگائے۔"

یہ بارشیں بے جان زمین میں جان ڈال دیتی ہیں:

وَٱللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ[30]

"اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس میں جان ڈال دی۔"

لیکن آج انسانی مداخلت نے ان بارشوں کو رحمت سے زحمت بناڈالا ہے، موسمیاتی تبدیلی سے بارشوں کے اوقات اور ان کی شدت بھی تبدیل ہو رہی ہے۔ اب خشک علاقے مزید خشک اور پانی والے علاقے مزید تر ہو رہے ہیں۔ جس سے ایک طرف خشک سالی میں اضافہ ہو رہا ہے اور فصلیں مرتاثر ہو رہی ہیں اور پیداوار میں کمی بھی متوقع ہے اور خطرہ ہے کہ مستقبل میں انسان کو قحط کا سامنا کرنا پڑے۔ تو دوسری طرف بارشوں میں ہونے والے اضافے سے نشیبی علاقوں میں سیلاب معمول بن رہے ہیں ان کی شدت سے انسانی زندگی خطرے میں پڑ رہی ہے جس طرح لاکھوں زندگیاں سونامی سے متاثر ہوئی تھیں مستقبل میں بھی یہ خطرات موجود ہیں۔ سطح سمندر اپنے معمول سے بلند ہو رہا ہے یہ سطح سالانہ ۱۸ انچ بلند ہو رہی ہے ۲۱۰۰ تک سمندر تقریباً ۴ فٹ اضافہ ہو جائے گا اور اس کی وجہ گرمی سے برف پگلنا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے اب بارشیں بھی زہریلی ہو چکی ہیں، ان تیزابی بارشوں کی وجہ سائنسدان یہ بیان کرتے ہیں کہ fossil fuels یعنی کوئلہ اور تیل وغیرہ کے استعمال سے فضا میں sulfur dioxide (SO2) اور nitrogen (Nox کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ کیمیائی مواد بادلوں میں کیمیائی عمل سے بارش کو تیزابی بنا رہے ہیں۔ ان بارشوں کی وجہ سے تمام مخلوقات متاثر ہو رہی ہیں۔ جنگلات میں درختوں کو مختلف بیماریوں نے گھرا ہوا جس کے نتیجے میں درختوں کی افزائش متاثر ہو رہی ہے مشرقی یورپ بالخصوص جرمنی، پولینڈ کے جنگلات سب سے زیادہ متاثر

ہیں۔ان بارشوں سے زمین کی زرخیزی میں کمی واقع ہورہی ہے انسانی صحت کے ساتھ ساتھ گاڑیاں، عمارتیں بھی خراب ہو رہی ہیں کیونکہ ان بارشوں سے دھاتیں مثلا لوہلا، تانبہ وغیرہ خستہ ہو جاتا ہے۔یہ تمام منفی تبدیلیاں انسانی جسم اور اس کی ذہنی صلاحیت حد درجے متاثر کررہی ہے انسان کے نفسیاتی مسائل بڑھ رہے ہیں، زیادہ گرمی،، سیلابوں کا خوف قحط کے اندیشے انسان کی ٹینشن میں اضافے کا باعث ہیں[31] ۔

موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات کے سدباب کے لیے ناگزیر اقدامات کا مقاصد شریعت کی روشنی میں جائزہ

مقاصد شریعت کی اقسام کے بیان میں اس کی وضاحت بھی ہوچکی کہ شریعت کے احکام میں بندوں کے دنیوی اور اخروی مصالح پیش نظر ہیں کیونکہ حق تعالیٰ کا کوئی بھی حکم عبث نہیں ہے، موجودہ حالات میں ضروری ہے نت نئ سائنسی و صنعتی ایجادات اور تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں میں ان مقاصد کو پیش نظر رکھیں۔ایسے تمام اقدامات جن کے نتیجے میں ان مقاصد کا حصول فوت ہونا لازم آئے توان سے اعراض کیا جائے کیونکہ یہ اعراض انسانیت کے مفاد میں ہوگا۔

ماہرین فن اور سائنسدانوں نے موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات سے نمٹنے کے لیے درج ذیل تجاویز دی ہیں۔

- سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنا کہ قدرتی ماحول میں انسانی مداخلت کم سے کم ہو۔ باالفاظ دیگر قوانین فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے۔
- بڑے پیمانے پر درخت لگانا تاکہ فضامیں CO_2 گیسیوں کے تناسب کو کم کیا جاسکے۔
- سائنسی و صنعتی ایجادات کے لیے کوئی نظم وضع کرنا اوران کے لیے معیارات مقرر کرنا۔

قوانین فطرت میں تبدیلی باعث فساد ہے۔

شریعت کے مقاصد انسانی زندگی سنوارنے کے لیے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تمام چیزیں اس انداز سے پیدا کی ہیں کہ انسان ان کو مسخر کر کے ان سے فائدہ اٹھائے۔انسان اس تک پر سکون رہے گا جب تک وہ ماحول کو قدرتی اور فطری نہج پر برقرار رکھے گا کیونکہ ماحولیاتی نظام میں تغیر و تبدیلی قوانین فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یعنی "طغیان فی المیزان " کے مترادف ہے۔اور یہ تبدیلی لانے والے سرکش ہیں، سبب سے پہلا سرکش شیطان تھا جس نے یہ کوشش کی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً وَإِن يَدْعُونَ إِلاَّ شَيْطَاناً مَّرِيداً لَّعَنَهُ ٱللَّهُ وَقَالَ لأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً ولَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ ٱلأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً[32]

"اور جس کو یہ پکار رہے ہیں وہ اس سرکش شیطان کے سوا کوئی نہیں۔ جس پر اللہ نے پھٹکار ڈال رکھی ہے، اور اس نے اللہ سے یہ کہہ رکھا ہے میں تیرے بندوں سے ایک طے شدہ حصہ لے کر رہوں گا، اور میں انہیں راہ راست سے بھٹکا کر رہوں گا، اور انہیں خوب آرزوئیں دلوں گا، اور انہیں حکم دوں گا تو وہ چوپائیوں کے کان چیر ڈالیں گے، اور

انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کریں گے۔ اور جو شخص اللہ کے بجائے شیطان کو دوست بنائے اس نے کھلے کھلے خسارے کا سودا کیا۔"

یہ شیطان انسان کو دھوکہ میں ڈال کر خلاف فطرت کاموں میں لگا دیتا ہے۔ اور انسان اس کے فریب میں آجاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی یہی ہے کہ وہ خلاف فطرت سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے شیطان کی گمراہ کن تحریکات یہی ہیں۔ لہذا جو لوگ فطری نظا کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ شیطان کے چیلے اور پیروکار ہیں[33] شیطان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں کو منفی سرگرمیوں میں استعمال کر کے زمین میں فساد برپا کرے،

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ[34]

"اور جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں کوشش کرتا ہے کہ فساد پھیلائے اور وہ کھیتوں اور نسلوں کو برباد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

آج انسان مادیت پرستی کی اس دلدل میں پھنس چکا ہے جہاں اسے صرف اپنا فائدہ اور نفع نظر آتا ہے اور اس کے لیے ت وہ ہر ممکن کوشش اور حربہ اپنانے سے دریغ نہیں کرتا، آج انسانی عمل دخل کی وجہ سے کائنات کا حسن ماند پڑ چکا ہے لیکن انسان ہے کہ باز ہی نہیں آتا۔ اور جب اس کو ان کاموں سے منع کیا جاتا ہے تو اس کی انا آڑے آجاتی ہے۔ اس آیت کے ضمن میں امام رازیؒ لکھتے ہیں:

أن ذلك الفساد فساد عظيم لا أعظم منه لأن المراد منها على التفسير الأول. إهلاك النبات والحيوان[35]

"یہ فساد فسادوں میں سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ نباتات، حیوانات کی تباہی سے بڑھ کر کوئی نہیں اور انسانوں سے بڑھ کر اس کا باعث کوئی اور نہیں ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو فطرت سلیمہ پر پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً فِطْرَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا[36]

"تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے۔"

اس آیت میں فطرت کا لفظ دین سے "بدل" ہے، دین سے مراد وہ سارے عقائد اور تشریعی احکامات ہیں، جن کو ماننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا اللہ نے اپنے رسولوں سے عہد لیا تھا، تو مراد یہ ہوئی کہ وہی فطرت پر قائم ہے جو دین پر قائم ہے۔

مقاصد الشریعہ الاسلامیہ میں طاہر بن عاشور نے اس عنوان "ابتناء مقاصد الشريعة على وصف الشريعة الاسلامية الاعظم و هو الفطرة[37] پر باب قائم کیا ہے کہ مقاصد شریعت کی بنیاد فطرت پر رکھی گئی ہے اور فطرت سے مراد وہ خلقت اور نظم ہے جس پر تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ انسانی فطرت انسان کا وہ ظاہر و باطن ہے جیسے جسم اور عقل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی انسان کے بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا ہے احسن

تقویم سے مراد صرف جسمانی حسن نہیں ہے کیونکہ بلکہ اس سے مراد انسانی بدن کا حد اعتدال پر قائم ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا عقل سلیم رکھنا ہے جو کہ اللہ نے اسے عطاء کی ہے۔ لہذا فطرت سلیمہ اور احسن تقویم کا تقاضا یہی ہے کہ یہ انسان غلط عقائد اور عاداتِ فاسدہ سے بچے۔ لیکن جب انسان اس فطرت کے خلاف جاتا ہے جس پر اسے پیدا کیا ہے تو نتیجتاً اس سے ایسے اعمال اور افعال سرزد ہوتے ہیں جن سے زمین فساد اور بگاڑ پید ہوتا ہے، تو اس وقت یہ انسان "احسن تقویم" سے "اسفل سافلین" کی طرف چلا جاتا ہے کیونکہ انسان کو جس فطرت پر تخلیق کیا گیا تھا وہ اس کے مخالف کر رہا ہے۔ یہ شواہد اس بات کو ثابت کرتے ہیں:

فاصول الفطرية هى التى خلق الله عليها الانسان المخلوق لعمران العالم ، وهى اذن الصالحه لانتظام هذا العالم على اكمل وجه و هى اذن ما يحتوى عليه الاسلام الذى اراده الله لاصلاح العالم بعد اختلاله[38]

"فطرت کے اصول ان چیزوں پر مشتمل ہیں جو کہ اللہ نے انسان کو ودیعت کیں ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ انسان اس دنیا کو آباد کرے اور انہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس دنیا کے نظم کو بہترین انداز میں چلائیں اس غرض کی تکمیل کے لیے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا وہ ہدف پورا ہو جس کے لیے انسان کو پیدا کیا ہے یعنی نظام عالم میں فساد اور خلل کے بعد اس کی اصلاح کرنا۔"

انسان کے ذمہ ہے کہ وہ اس زمین کو آباد کرے گا اور اس میں اصلاح کرے گا کیونکہ انسان کو اس زمین میں خلافت کا منصب اسی لیے دیا گیا ہے کہ وہ اس زمین میں تعمیری کام کرے اور اس کی حفاظت کرے گا۔ ارشاد ہے:

لَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي ٱلْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ[39]

"بے شک ہم نے تمھیں زمین میں رہنے کی جگہ دی اور اس میں تمھارے لیے روزی کے اسباب پیدا کیے پھر بھی تم شکر کم ادا کرتے ہو۔"

مقاصد ضروریہ وہ ہیں جن پر انسان کی بقا منحصر ہے اور ان ضروریہ مقاصد کلیات خمسہ پر مشتمل ہیں جن میں انسانی جان کا تحفظ دوسرے نمبر پر ہے۔ اسی کے ساتھ نباتات اور حیوانات کا تحفظ مقاصد حاجیہ میں سے ہے کہ ان کے بغیر انسانی زندگی مشکل میں پڑ جائے گی۔ انسان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کائنات کا تحفظ کرے اور اس کے ماحولیاتی نظام کو اپنے اصل پر رکھے اور اس دنیا میں پائی جانے والی اشیاء کے توازن کو نہ بگاڑے۔ جنگلات، پہاڑون، دریاوں اور فضا کو کے فطری حسن کو تباہ نہ کرے و کیونکہ اس نظام کی حفاظت ایک فطری تقاضا ہے اور مقاصد شریعت کی تکمیل ہے کیونکہ مقاصد کی بنیاد فطرت سلیمہ پر رکھی گئی ہے۔

زیادہ سے زیادہ درخت لگانا

ماہرین کی طرف سے دوسری تجویز وہ شجر کاری کی بھرپور مہم کو چلانا ہے یعنی زیادہ سے زیادہ درخت لگانا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مزین دنیا میں بھیجا ہے اور یہ زینت اسی کے جمالیاتی حس کی تسکین کے لیے ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى ٱلْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا [40]

"روئے زمین پر جتنی چیزیں ہیں ہم نے اسے زمین کی سجاوٹ کا ذریعہ ہیں۔"

اس زمین میں حیوانات کی موجودگی بھی باعث زینت ہے۔

وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً [41]

"اور گھوڑے، خچر اور گدھے اسی نے پیدا کیے ہیں تاکہ تم اس پر سواری کرو، اور وہ زینت کا سامان بنیں۔"

یہ اس زمین پر بسنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ ایک طرف تو اس زمین کی اس زینت اور سجاوٹ کو برقرار رکھیں دوسری طرف اس سے نفع اٹھانے کی تدبیریں بھی کریں۔ جنگلات اور درخت اس کائنات کا حسن ہیں اسی لیے اسلام نے درختوں کو لگانے اور اس کی حفاظت کو عبادت قرار دیا ہے جس پر اس کو اجر ملے گا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُثْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرَتِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[42]

"جس نے درخت لگایا پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ درخت پھل لے آیا تو اس کے پھلوں کا جو بھی نقصان ہو گا اس کا اجر اللہ عزوجل کے پاس اسے ملے گا۔"

درختوں کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث اسے بھی ء کیا جا سکتا ہے۔

إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَلَّا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرِسَهَا، فَلْيَفْعَلْ[43]

"اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تمھارے ہاتھ میں درخت ہے جیسے تم لگا سکتے ہو تو اسے لگاؤ۔"

قرآن پاک میں حق تعالیٰ کی ایک صفت "زارعون" بھی ذکر ہے ارشاد ہے:

نحن الزارعون [44]

زراعت کے پیشے سے وابستہ افراد کے لیے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے یہ صفاتی نام تجویز کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَا مِن مُسلِمٍ يَغرِسُ غَرسًا اَو يَزرَعُ زَرعًا فَياكُلُ مِنه طَيرًا اَو اِنسَان اَو بَهِيمَة الّا كَانَ لَه صَدَقَة [45]

"مسلمان جو درخت یا کھیتی لگاتا ہے، جس سے پرندو، چرند یا کوئی انسان نفع اٹھاتا ہے، تو اس کے بدلے بھی اسے ثواب ملتا ہے۔"

سرسبز درخت، ہری بھری فصلیں اور گھنے جنگلات زمین کی خوبصورتی ہیں اور یہ ماحول کو صاف رکھنے کا قدرتی فلٹر ہیں یہ ہوا سے مضر صحت گیسوں کا خاتمہ کرتے ہیں۔ اور اسی لیے انسان کو اس کی حفاظت کا حکم ہے۔

صنعتی وسائنسی ایجادات کے لیے معیارات مقرر کرنا

ضرورت اس امر کی ہے کہ صنعتی شعبے میں ہونے والی ایجادات کا ناقدانہ جائزہ لیا جائے اور ایسے معیارات مقرر ہوں جن سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ یہ صنعتیں ماحول دوست ہوں، ان سے ماحولیاتی نظام کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اسلام صنعتی ترقی اور ایجادات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے لیکن وہ ترقی جس سے معاشرے میں خوشحالی آئے اور یہ لوگوں کو سہولت کے لیے ہو نہ کہ اس سے انسانی زندگی خطرے میں پڑے اور ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنے۔

اسلام میں جدت کا تصور

ایجادات کو انسانی تاریخ میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے جن کی بدولت انسانی زندگی میں کو سہل اور پرآسائش بنایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں بھی کئی ایجادات کو پیغمبروں سے منسوب کیا گیا ہے۔ کشتی بنانے کا سہرا سیدنا نوح علیہ السلام کے سر جاتا ہے اور ایسے وقت میں جب یہ ایجاد لوگوں کے لیے عجیب وغریب چیز تھی، اس ایجاد سے انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا اور آج کے جدید دور میں بھی اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے اس فعل یعنی کشتی بنانے کو وحی کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا:

وَٱصْنَعِ ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا [46]

"ہماری نگرانی میں ہماری وحی کی روشنی میں کشتی بنانی شروع کرو۔"

اس جدت کو حق تعالیٰ نے وحی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اسی طرح لوہے کی صنعت سے سیدنا داود علیہ السلام متعلق تھے جنہوں نے نفیس اور عمدہ زریں بنائیں۔ [47] ۔

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ [48]

"اور ہم نے انہیں تمھارے فائدے کے لیے ایک جنگی لباس (زرہ) بنانے کی صنعت سکھائی تا کہ وہ تمھیں لڑائی میں ایک دوسرے کی زد سے بچائے۔ "

"اور ہم نے لوہے کو اس کے لیے نرم کر دیا اور اس کو ہدایت کی وری پوری زریں بنا اور ٹھیک انداز سے کڑیاں جوڑ [49]۔"

سیرت کے مطالعے سے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیاوی امور میں جدید طریقے اپنانے کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ غزوہ احزاب کے موقع پر جب عرب قبائل یہودی سرمایہ داروں کی مدد سے مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے جدید طریقے مدافعت کو اپناتے ہوئے خندق کھودنے کا فیصلہ کیا جب کہ عرب اس طریقہ سے ناواقف تھے۔

عصر حاضر کی ایجادات کا تنقیدی جائزہ

انسان نے سائنسی ایجادات کی آڑ میں اس کائنات کی بربادی کا عزم کر رکھا ہے گو کہ اس نے اس کائنات کی تعمیر میں حصہ لیا ہے لیکن یہ حصہ اس تخریب کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر ہے اور یہ انسان ترقی یافتہ بننے کے چکر میں تخریب کار بن چکا ہے۔ بالخصوص اس ایٹمی دور میں کائنات کا حسن اور نظام داو پر لگا ہوا ہے۔ غیر سائنسی دور جو ہزاروں سال پر محیط ہے اس میں ہونے والی ماحولیاتی تباہی پر سائنسی دور کا ایک گھنٹہ بھاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج صنعتی و سائنسی شعبے میں ہونے والے کاموں کا تجزیہ کریں اور اس بے لگام گھوڑے کو لگام ڈالیں۔ حضرت اقبال رحمہ اللہ نے اس کا بہت مناسب تجزیہ کیا ہے:

یورپ میں بہت روشنیِ علم و ہنر ہے — حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیوان ہے یہ ظلمات
ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے — سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات
یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت — پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
وہ قوم کہ فیضان سماوی سے ہے محروم — حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات
ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت — احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات [50]

عصری ایجادات مقاصد شریعت کی روشنی میں

نئی ایجادات اور تعمیرات اور ایجادات کے لیے بھی یہی اصول کارفرما ہوں گے۔ کہ کسی کام کی مشروعیت اس سے حاصل ہونے والے نتائج پر منحصر ہے، صنعت، زراعت یا سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں ہونے والی نئی ایجادات، جن سے معاشرے کو فائدہ پہنچے اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو، قابل ستائش ہیں۔ شریعت کے احکام میں بھی انسانوں کے مصالح پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ یہ ایجادات بھی مصلحت عامہ کے پیش نظر ہونی چاہیں۔ مصلحت عامہ کی تعریف علماء فن اس طرح کرتے ہیں کہ ہر وہ مصلحت جس کا فائدہ پوری امت یا جمہور کو پہنچے۔[51] اور عام طور پر ایجادات کا مقصد بھی انسان کی زندگی کو آسان بنانا اور اان کو مصائب وآلام سے بچانا ہونا چاہیے۔

سد ذرائع

لغوی معنی

السَّدُّ فِي اللُّغَةِ: إِغْلاَقُ الْخَلَل. وَالذَّرِيعَةُ: الْوَسِيلَةُ إِلَى الشَّيْءِ

"سد کا مطلب بند کرنے کے ہیں اور ذریعہ کا مطلب کسی چیز تک پہنچنے والا وسیلہ اور راستہ۔"

اصطلاحی معنی

هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي ظَاهِرُهَا الإِبَاحَةُ وَيُتَوَصَّل بِهَا إِلَى فِعْلٍ مَحْظُورٍ[52]

"جب کوئی جائز چیز کسی ناجائز کام کا سبب بنتی ہے تو اِس جائز اور مباح چیز سے بھی منع کیا جاتا ہے فقہ کی اصطلاح میں اسے سد ذرائع کہتے ہیں۔"

اب اگر کوئی چیز انجام کے اعتبار سے نقصان دہ ہے تو اس چیز تک پہنچانے والے ذرائع کو بھی نقصان دہ تصور کیا جائے گا۔ دوسری طرف جب کوئی ذریعہ اور وسیلہ کسی اچھے کام کی طرف لے جانے والا ہے تو وہ وسیلہ اور ذریعہ بھی اچھا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں جس نوعیت کا وہ عمل ہے یعنی مباح، مستحب وغیرہ تو اس وسیلہ کی بھی وہی حیثیت ہوگی۔ جس طرح جمعہ کی نماز واجب ہے تو اس کی سعی بھی واجب ہے[53]۔

انسانیت کا مستقبل اور مقاصد شریعت

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی حفاظت اور اس میں بسنے والی مخلوقات کے حقوق کے تحفظ کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا ہے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَابَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ[54]

"یقیناہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ ہم نے کتاب اور میزان بھی نازل کیا تاکہ لوگ انصاف قائم کریں۔"

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاؑ کرام کو لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نظام دے کر بھیجا ہے۔

فالمقصود من إرسال الرسل، وإنزال الكتب، أن يقوم الناس بالقسط، في حقوق الله وحقوق خلقه[55]

"انبیاء کی بعثت اور کتاب کے نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بابت انصاف پر قائم رکھا جاسکے۔"

انبیاء کرام کی بعثت کو اللہ تعالیٰ نے اس زمین عدل وانصاف کے ایسے نظام سے متعلق کیا ہے جس میں رفع ظلم ہو اور فساد فی الارض کا خاتمہ ہے اور لوگوں کے آپس کے تعلقات میں اعتدال آئے اور یہ آپس میں ایک دوسرے کے لیے باعث ضرر ثابت نہ ہوں۔ جو مقصد انبیاء کی بعثت کا ہے وہی شریعت کا بھی مقصود ہے یعنی ایک ایسا نظام قائم کرنا جو کہ عدل پر مبنی ہو، جس میں فساد فی الارض کا خاتمہ ہو۔ شریعت کے مقاصد کی تکمیل ہو لوگوں کی جان مال کی حفاظت ہو۔

انسانیت عامہ کا محفوظ مستقبل تب ہی ممکن بنایا جا سکتا ہے جب ہم اپنے حالیہ اقدامات اور مستقبل کی منصوبہ بندی دونوں میں ایسے مقاصد کو پیش نظر رکھیں۔ جن کے نتیجے میں معاشرے کے تمام افراد کے حقوق کا تحفظ ممکن ہو، ان کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت ہو، معاشی وسماجی فوائد چند لوگوں یا مخصوص طبقے تک محدود نہ رہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ جب ہم اپنی منصوبہ بندی میں شریعت کے مقاصد کو ہم سامنے رکھیں۔ جس کا لازمی نتیجہ افراد کی خوشحالی اور بہبود ہے اور قدرتی ماحولیاتی نظام کا بچاو بھی ہے۔

مقاصد تحسینیہ کی اہمیت

آج انسان مادیت کا شکار ہو چکا ہے وہ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی تگ ودو میں لگا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ حرص ولالچ، بخل وغیرہ سے ہوتے ہوئے بغض اور کینہ کا شکار ہو جاتا ہے، اسی لیے ضروری ہے کہ آج انسان کی روح کو توانا کیا جائے اور تزکیہ نفس کا بندوبست بھی کیا جائے اور شریعت کے مقاصد تحسینیہ کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسان کی سیرت بھی خوبصورت بنے وہ اعلیٰ مکارم اخلاق کا حامل بنے اور اس میں ایثار وقربانی، جود وسخاوت جیسے اعلیٰ صفات پیدا ہوں ذاتی مفاد کی جگہ اجتماعی مفاد کو مقدم رکھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے بعثت کے چار مقاصد میں سے بھی ایک تزکیہ ہے[56]۔

تجاویز

اقوام متحدہ کا بین الاقوامی ادارا UNFCCC جو کہ موسمیاتی تبدیلی کے لیے ایک بین الاقوامی فورم ہے۔ اس کی معاونت میں موسمیاتی تبدیلی کے خطرات اور قدرتی آفات سے نبرد آزما ہونے لیے میں تمام ممالک کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق عملی اقدامات کرنے چاہیں۔ قومی پالیسی، حکمت عملی اور منصوبہ بندی میں موسمیاتی تبدیلی climate change کو شامل کرنا۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق عوام میں آگاہی پیدا کرنا۔ موسمیاتی اثرات سے متعلق جدید آلات کی مدد سے ہونے والے نقصانات میں کمی لانا اور عوام کو بروقت معلومات فراہم کرنا۔ کوڑا کرکٹ کی recycling کا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اور توانائی کی پیداوار کے لیے ماحول دوست ذرائع اپنائے جائیں، صنعتوں کے لیے حسب ضرورت ایسا نظام کی ہدایت کی جائے جن سے زہریلی گیسوں کے اخراج کو کم از کم کیا جائے، ایٹمی تنصیبات اور ایٹمی ہتھیاروں کی لیے عالمی سطح پر ایسے قوانین بنائے جائیں جو تمام ممالک میں نافذ کیے جائیں۔

خلاصہ

حق تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں ایک معین وقت کے لیے اس خوبصورت کائنات میں قوت تسخیر کے ساتھ بھیجا ہے۔ کائنات کی چیزوں کو انساًن کے لیے اس وجہ سے مسخر کیا گیا ہے کہ اس کا یہ وقت اس زمین میں پُرامن اور پُر آسائش گزارے۔ انسان کی فطرت میں جستجو رکھی گئی ہے وہ کائنات میں نت نئی ایجادات کر رہا ہے اور انسانی زندگی میں ان اہمیت مسلمہ ہے لیکن عصر حاضر میں سائنسی ایجادات اور صنعتی انقلابات نے قدرتی ماحول کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچایا۔ اور انسانیت کے سامنے اس وقت کا ایک بڑا چیلنج موسمیاتی تبدیلی ہے، آج گلوبل وارمنگ، اوزوون تہ کی تباہی موضوع گفتگو بنے ہوئے ہیں۔ اس کا حل شریعت کے تناظر میں یہ ہے کہ سب سے پہلے تو نئی ایجادات کے بارے میں سد ذرائع کے اصول کو سامنے رکھا جائے، یعنی جو کوئی چیز انجام کے اعتبار سے نقصان دہ ہے تو اس چیز تک پہنچانے والے ذرائع کو بھی نقصان دہ تصور کیا جائے گا۔ مقاصد شریعت میں سے ایک بنیادی مقصد انسانی جان کی حفاظت ہے لہذا صنعتوں کے قیام میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ وہہ ماحول دوست ہوں اور ان سے اس کائنات میں بسنے والی مخلوقات کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ضرورت اس امر کی ہے ایسے افراد، کمپنیاں اور ادارے جو ماحولیاتی آلودگی اور Climate change میں اضافے

کے مرتکب ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے انسانوں کی جانیں خطرے میں ہیں، کھیت اور کھلیان تباہ ہو رہے ہیں زمیں میں چوپائے، حشرات، فضا میں پندے اور سمندر میں آبی مخلوق پر زندگی تنگ کی جارہی ہو اور ماحولیاتی توازن بگاڑا جارہا ہو تو اس صورت میں ان پر پابندیاں ناگزیر ہیں۔ان حالات میں علماء کا بھی یہ فریضہ ہے کہ وہ عصر حاضر کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے دین اسلام کی تشریح اس طرح کریں کہ جو عوام کی تشنگی دور ہو، تاکہ اسلام کی حقانیت تمام انسانوں کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے۔

حواشی وحوالہ جات

1 المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المادة: ق، ص، د2: 504
2 سورة لقمان31 : 19
3 القاموس المحیط3: 44
4 المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية بالقاهرة1 :479دار الدعوة
5 سورہ المائدہ5: 48
6 إعلام الموقعین عن رب العالمین، محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیة3: 11دار الکتب العلمیة—بیروت 1411ھ
7 ڈاکٹر محمود غازی، محاضرات شریعت، الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ لاہور
8 سورة الحدید57: 25
9 المراد بمقاصد الشريعة الإسلامية: الغاية منها والأسرار التي وضعها الشارع عند كل حكم من أحكمها-"مقاصد الشريعة الإسلامية ومكارمها :3.
10 إن مقاصد الشريعة هي الغايات التي وضعت الشريعة لأجل تحقيقها لمصلحة العباد، نظریة المقاصد عند الشاطبیؒ، احمد الریسونی:7
11 المقاصد وهي المصالح التي قصدها الشارع بتشريع الأحكام- قواعد الوسائل في الشريعة الإسلامية:34
12 الموافقات، ابراہیم بن موسی الشاطبیؒ4 :347، دار ابن عفان۔الطبعۃ الاولی1417ھ/ 1997ء
13 نظریة المقاصد1: 39
14 الموافقات2: 21
15 سورة البقرة2: 185
16 صحیح البخاری، کتاب العلم بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالعِلْمِ كَيْ لاَ يَنْفِرُوا حدیث(69)
17 القواعد الفقہیة:136---الاشباہ والنظائر:125
18 المستصفی1: 175
19 الموافقات2: 22

20 سورۃ الانبیاء21: 32
21 سورۃ الحجر15: 16
22 https://scied.ucar.edu/atmosphere-layers
23 http://www.greenfacts.org/en/water-resources/
24 http://www.world-nuclear.org/information-library/nuclear-fuel-cycle/introduction/what-is-uranium-how-does-it-work.aspx
25 https://www.eartheclipse.com/environment/importance-of-forests.html
26 https://blog.nature.org/conservancy/04/12/2010/top-ten-reasons-why-forests-matter/
27 http://www.fao.org/resources/infographics/infographics-details/en/c/174171/
28 https://www.drivesurfing.com/en/article/7/how-many-cars-are-there-in-the-world
29 سورہ ابراہیم14 :32
30 سورۃ النحل16 :65
31 https://www.smithsonianmag.com/science-nature/eight-ways-climate-change-hurts- humans-180950475/, https://climate.nasa.gov/effects
32 سورۃ النساء4: 117- 119
33 تفہیم القرآن، سورۃ النساء4: 117- 119
34 سورۃ البقرہ2: 205- 206
35 تفسیر مفاتح الغیب5 :347
36 سورۃ الروم30: 30
37 طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعہ الاسلامیہ:176، وزارت اوقاف قطر،1435ھ
38 نفس مصدر: 186
39 سورۃ الاعراف7 :10
:40 سورۃ الکہف18: 7
41 سورۃ النحل16 :8
42 مسند احمد27:129
43 سنن ابی داود، حدیث (1 218)

40 سورۃ الواقعۃ 56 :63

45 صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب المزارعت، باب فصل الزرع والغرس اذا اکل منہ، حدیث (2320)

46 سورۃ ھود 11 :37

47 معارف القرآن، مفتی محمد شفیع 7: 260، سورۃ سبا 34 :11 ادارہ معارف کراچی، اپریل 2008ء

48 سورۃ الانبیاء 21: 80

49 سورۃ سبا 34: 11

50 بال جبرئیل (لینن کے حضور)، علامہ محمد اقبال

51 مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ 1 :202

52 الموسوعة الفقهية الكويتية 24: 276

53 ابو العباس شہاب الدین أحمد بن إدریس، انوار البروق فی انواء الفروق 2 :33 ، عالم الکتب، بیروت (س۔ن)

54 سورۃ الحدید 57: 25

55 احمد الیسونی، نظریۃ المقاصد 1 :56، مطبع وسن اشاعت نامعلوم

56 سورۃ آل عمران 3 :164